پاؤل واشر (Paul Washer)

مسیح یسوع

کی

اِنجیل

یسوع مسیح کی اِنجیل

پال واشر

Reformation Heritage Books · RHB · Solus Christus

UCRT
Urdu Center for Reformed Theology
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

جُملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

نام کتاب: یسوع مسیح کی اِنجیل

مصنف: پال واشر

مترجم: رَسّف سرفراز

نظرِ ثانی: ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ

اِشاعت: اوّل ۲۰۲۵ء

ناشرین: اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی

اِس کتاب کا ترجمہ اور اِشاعت ”ریفارمیشن ہیریٹیج بُکس“ (Reformation Heritage Books) گرینڈ ریپڈز میشیگن اَمریکہ کی اِجازت سے کیا گیا ہے۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کر سکتے ہیں، مگر یہ کتاب فروخت کے لیے نہیں۔

فہرستِ مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
خُداکاکردار	۷
خُدامحبت ہے	۷
خُداپاک ہے	۸
خُداراست ہے	۹
اِنسانیت کاکردار	۱۲
بنی نوع اِنسان اخلاقی بگاڑ کاشکار	۱۲
مجرم اور سزاوار	۱۳
بہت بڑاالمیہ	۱۵
خُداکی جانب سے ہمارے المیے کاجواب	۱۵
یسوع مسیح، ہماراعوضی (کفارہ)	۱۶
صلیب	۱۶
قیامت المسیح	۲۱

مسیح کی کمالیت (نجات بخش کام کی تکمیل).. ۲۴

ہمارا ردِ عمل.. ۲۵

توبہ.. ۲۵

شخصی پرکھ: کیا آپ توبہ کر رہے ہیں؟.. ۲۹

اِیمان.. ۳۰

شخصی پرکھ: کیا آپ اِیمان رکھتے ہیں.. ۳۳

نجات کا تیقن.. ۳۴

تبدل کے ثبوت.. ۳۶

نجات کے فوائد.. ۳۸

پھر ہم کیسے جئیں؟.. ۴۱

بائبل کا مطالعہ کریں.. ۴۱

دُعا میں مشغول رہیں.. ۴۲

مسیح کے ساتھ بپتسمے کے ذریعے سے عوامی شناخت...................... ۴۲

بائبلی کلیسیا کے ساتھ رفاقت.. ۴۳

تقدیس میں ترقی.. ۴۴

مقامی کلیسیا میں خدمت ۴۴
بشارت اور عالمگیر مشن میں خدمت ۴۵
آپ کے لئے ہماری اُمید اور دُعا ۴۵

یسوع مسیح کی اِنجیل

مسیحیت کا مرکزی پیغام یسوع مسیح کی اِنجیل ہے۔ لفظ اِنجیل کا مطلب "خوش خبری" ہے۔ مسیحیت اب تک کی سب سے اچھی اور بڑی خبر پیش کرتی ہے! درحقیقت، اِنجیل ہمارے سب سے اہم بحرانوں کا واحد حل پیش کرتی ہے۔ کوئی بھی تعلیمی پروگرام، سیاسی جماعت، یا نفسیاتی علاج نسلِ انسانی کے گہرے ترین مسائل کو حل کرنے کے قابل نہیں۔ اگرچہ اِنسانی حکمت نے ہمیں بہت سے عارضی فوائد پہنچائے ہیں، لیکن تاریخ نے یہ بھی ظاہر کِیا ہے کہ ہم اِس گہرے جرم اور وسیع بگاڑ سے نمٹنے کے لئے کس قدر دیوالیہ ہو چکے ہیں جس کے تحت ہماری دُنیا سسک رہی ہے۔

اِنجیل ظاہر کرتی ہے کہ خُدا خود اِس دُنیا میں آیا اور اُس نے ہمارے لئے فتح حاصل کی۔ یقیناً، یہ ایک خاص خوش خبری ہے، کیوں کہ یہاں ہمارے متعلق نہیں بتایا گیا کہ ہم نے کیا کِیا ہے یا ہم کیا کر سکتے ہیں، بلکہ اِس میں خُدا کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اُس نے اپنے لوگوں کے لئے کیا کچھ کِیا اور آئندہ زمانے میں کیا کرے گا۔ اِنجیل اِس نااُمید دُنیا میں الٰہی مداخلت کا اعلان کرتی ہے۔

اِنجیل یسوع مسیح کی آمد کی خوش خبری کا اعلان کرتی ہے۔ تقریباً، دو ہزار سال پہلے رومی سلطنت کے عروج کے دوران میں خُدا نے اپنے بیٹے کو اِنسانی تاریخ میں بھیجا تاکہ ہر قوم کے لوگوں کو اُن کے گناہوں اور مصائب سے نجات مل سکے۔ مسیح روح القدس کی قدرت سے ایک کنواری سے پیدا ہوا، اُس کی پیدایش ناصرت کے یسوع، ابنِ خُدا کی حیثیت سے ہوئی۔

یسوع گناہوں میں گِرے ہوئے ہر مرد وزَن کے گناہوں کا بوجھ خود اُٹھانے اور ہمارے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے کے لئے آیا۔ اُس کی موت نے گناہ گاروں کے خلاف خُدا کے اِنصاف کے

تقاضوں کو پورا کِیا اور ایک راست خُدا کے لئے اُنہیں معاف کرنا ممکن بنا دِیا۔ تین دِن بعد اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے نے گواہی دی کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے اور خُدا نے اُس کی موت کو ہمارے گناہوں کی مکمل ادائیگی کے طور پر قبول کِیا۔ اب ہر وہ اِنسان جو یسوع مسیح کی کامِل ذات اور اُس کے کاموں پر اِیمان لاتا ہے، اُس کے گناہ معاف ہوتے اور اُس کا خُدا کے ساتھ دوبارہ ملاپ ہوتا ہے اور پھر وہ ابدی زِندگی کا وارث بن جاتا ہے۔ نجات کے اِس عظیم کام کے ذریعے سے خُدا نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ کون ہے۔

خُدا کا کردار

اِنجیل کو سمجھنے کے لئے لازِم ہے کہ پہلے ہم خُدا کے متعلق اہم باتیں جان لیں۔ خُدا ہمارے ارد گرد کوئی لاشخصی قوت یا تاثیر نہیں، بلکہ وہ ہر ایک چیز کا خالق اور خُداوند ہے (پیدایش ۱باب)۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ واحد برحق خُدا، خُدائے ثالوث کی صورت موجود ہے: یعنی باپ، بیٹا، اور روح القدس (۳:۱۷-۱۶؛۲۸:۱۹)۔ خُدائے ثالوث میں تین اقنوم ہیں جو ایک دوسرے منفرد، پھر بھی ایک ہی ہیں، تین نہیں (یوحنا ۱۰: ۳۰-۳۳)۔ تینوں ایک جیسی الٰہی ہستی کے ساتھ ایک الٰہی جوہر میں شراکت رکھتے ہیں۔ یہی خصوصیات خُدا کو اُس کی ذاتِ اقدس میں منفرد بناتی ہیں، گناہ گاروں کی نجات کے لئے خُداوند کو گناہ معاف کرنے کے لئے قربانی کی ضرورت تھی۔ یہاں مسیح کی عوضی موت کی ضرورت کو دیکھنے سے پہلے یہ لازِم ہے کہ ہم خُدائے ثالوث کے کردار کے متعلق مزید جانیں۔

خُدا محبت ہے۔

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا محبت ہے (۱-یوحنا۴:۸) اور اُس کی کامِل محبت اُسے آزادانہ اور بے لوث طور پر دوسروں کے فائدے یا بھلائی کے لئے خود کو وقف کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ ہمارے لئے

یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ خُدا کی محبت کسی بھی رویے، جذبات، یا کسی ایسی چیز سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ خود کرتا ہے۔ یا یہ بھی کہنا درُست ہو گا کہ محبت خُدا کی صفت یا خصوصیت ہے۔اُس کی فطرت۔ خُدا فقط محبت نہیں کرتا؛ بلکہ وہ محبت ہے۔ وہ محبت کا جوہر ہے، اور ساری حقیقی محبت محض اُس کی طرف سے یعنی اُس کے حتمی ماخذ کے طور پر بہتی ہے۔ دیگر الفاظ جو اکثر خُدا کی محبت کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں وہ احسان، رحم، فضل اور صبر ہیں۔ اِس سے قطع نظر کہ ہم کیا سوچتے یا سنتے ہیں، بائبل کی غیر متزلزل یا اٹل گواہی یہ ہے کہ خُدا محبت ہے!

- جو محبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا، کیوں کہ خُدا محبت ہے (۱-یوحنا۴:۸)۔
- خُداوند رحیم اور کریم ہے۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی (زبور۱۰۳:۸؛ مزید دیکھیں خروج ۳۴:۶؛ زبور۸۶:۱۵؛۱۴۵:۸)۔
- تَو بھی خُداوند تم پر مہربانی کرنے کے لئے انتظار کرے گا اور تم پر رحم کرنے کے لئے بلند ہو گا (یسعیاہ ۳۰: ۱۸)۔
- ہر اچھی بخشش اور ہر کامل اِنعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردِش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے (یعقوب ۱:۱۷)۔

خُدا پاک ہے۔

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا پاک ہے (یسعیاہ ۶:۳)۔ یہ لفظ ”علیحدہ“، ”نشان زد“ یا ”الگ تھلگ“ ہونے کے تصور کو ظاہر کرتا ہے۔ جہاں تک خُدا کا تعلق ہے تو اِس لفظ کے دو اہم معنی ہیں۔

اوّل، اِس کا مطلب ہے کہ خُدا اپنی تمام مخلوقات سے بالاتر ہے اور ہر مخلوق سے مکمل طور پر مختلف ہے۔ اُس کی شان و شوکت سے قطع نظر، زمین اور آسمان پر کی باقی ساری مخلوقات محض اُس کی مخلوق (اُس کے ہاتھ کی کاریگری) ہیں۔ فقط خُدا ہی اپنی ذات میں الگ، ماوراء اور بے مثال ہے۔

دوم، خُدا کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے اخلاقی بگاڑ اور اُن تمام چیزوں سے بالاتر یا الگ ہے جو ناپاک اور گناہ آلودہ ہیں۔ خُدا گناہ نہیں کر سکتا، اور نہ گناہ سے لُطف اندوز ہو سکتا، اور نہ ہی وہ گناہ سے علاقہ رکھتا ہے۔

اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا:

- قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہے۔ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے! (یسعیاہ ۶:۳)۔
- خُدا نور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں (۱-یوحنا ۱:۵)۔
- تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تُو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کج رفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا (حبقوق ۱:۱۳)۔
- جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمائش خُدا کی طرف سے ہوتی ہے، کیوں کہ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے (یعقوب ۱:۱۳)۔
- کیوں کہ تُو ایسا خُدا نہیں جو شرارت سے خوش ہو۔ بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی (زبور ۵:۴)۔

خُدا راست ہے۔

لفظ صادق ہمیں خُدا کی اخلاقی فضیلت کے بارے میں بتاتا ہے۔ بائبل کے مطابق خُدا ایک صادق ہستی ہے اور وہ ہمیشہ اُس طرح سے کام کرتا ہے جو اُس کی ہستی کے ساتھ کامل طور پر مطابقت رکھتے ہیں۔ خُدا کی فطرت یا اُس کے کاموں کے متعلق کچھ بھی غلط نہیں۔ وہ کبھی بھی ایسا کوئی کام نہیں کرے گا جو

اُس کے خلاف کسی بھی غلط کام کے الزام کا جواز پیش کرے۔ اُس کے کام، احکام اور عدالت مطلقاً، کامِل ہے۔

کیوں کہ خُداوند صادق ہے۔
وہ صداقت کو پسند کرتا ہے۔
راست باز اُس کا دیدار حاصل کریں گے (زبور ۱۱:۷)۔
وہ وہی چٹان ہے۔ اُس کی صنعت کامِل ہے،
کیوں کہ اُس کی سب راہیں اِنصاف کی ہیں،
وہ وفادار خُدا اور بدی سے مبرا ہے۔
وہ منصف اور برحق ہے (استثنا ۳۲:۴)۔

خُدا کی راست بازی نہ صرف اُس کے کردار کو بیان کرتی ہے بلکہ اُس کی مخلوق، خاص طور پر اِنسانیت کے ساتھ اُس کے تعلق کو بھی بیان کرتی ہے۔ بائبل کے مطابق خُدا نے اپنی تخلیق (رومیوں ۱:۲۰، ۳۲) اور اُن کی گواہی (رومیوں ۲:۱۴-۱۶) کے ذریعے سے تمام لوگوں پر اپنی مرضی کو ظاہر کِیا ہے۔ اُس نے اپنے کلام، یعنی بائبل کے ذریعے سے اپنی ذاتِ اقدس کو واضح طور پر ظاہر کِیا ہے (زبور ۱۹:۷-۱۱)۔ وہ ہر شخص کی عدالت اُس معیار کے مطابق کرے گا جو اُن پر ظاہر کِیا گیا ہے۔ ایک دِن آئے گا جس میں خُدا ہر ایک کی عدالت اور اِنصاف راستی کے سخت ترین معیار کے مطابق کرے گا، اُس روز وہ نیکی کا بدلہ دے گا اور بُرے کام کرنے والوں کو سزا دے گا۔

اُس نے انصاف کے لئے اپنا تخت تیار کِیا ہے۔

اور وہی صداقت سے جہان کی عدالت کرے گا،

وہ راستی سے قوموں کا اِنصاف کرے گا (زبور ۹:۷-۸)۔

کیوں کہ خُدا ہر ایک فعل کو

ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ،

خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا (واعظ ۱۲: ۱۴؛ مزید دیکھیں امثال ۲۱:۵؛ ۱۵: ۳؛ عبرانیوں ۴:۱۳)۔

مَیں خُداوند دِل و دماغ کو جانچتا

اور آزماتا ہوں تاکہ ہر ایک آدمی کو اُس کی چال کے موافق

اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق بدلہ دُوں (یرمیاہ ۱۷: ۱۰؛ مزید دیکھو عبرانیوں ۹: ۲۷)۔

ہمیں ہمیشہ اِس بات کو تسلیم کرنا چاہیٔے کہ اِنسان کے بارے میں خُدا کی عدالت ناجائز یا ظالمانہ نہیں، بلکہ اُس کے صادق کردار کا خاصہ اور اُس کی حکمرانی کا ایک لازِم حصہ ہے۔ ایک خُدا جو برائی کی عدالت کرنے سے انکار کرے وہ محبت کرنے والا، بھلا یا صادق نہیں ہو سکتا۔ ایک ایسی تخلیق جہاں بدی کو روکا نہ جائے یا جس کی عدالت نہ کی جائے وہ جلد ہی خود کو تباہ کر لیتی ہے۔

کیا آپ کبھی ایسے خُدا سے ملے ہیں؟ در حقیقت، خُدا کے متعلق بات کرنا ایک الگ بات ہے، لیکن بائبل کے مطابق اُس کے جلال کا سامنا کرنا بالکل مختلف بات ہے۔ جہاں خُدا کو حقیقی معنوں میں جانا جاتا ہے، وہاں تمام بنی نوع اِنسان ناقابلِ ذکر بن جاتی ہے۔ خُدا کی پاکیزگی کی کم سے کم جھلک ہمیں عاجز کر

دیتی ہے اور اُس کے سامنے خوف میں مبتلا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ہماری اصل، اصلی حالت میں جب خُدا نے ہمیں پہلی بار پیدا کیا تھا، تب بھی ہم محض اُس کی شبیہ اور خادِم تھے، اور وہی قادرِ مطلق خُدا تھا۔ پھر ہم اُس کے خلاف اپنے گناہ کے باعث گر گئے۔

انسانیت کا کردار

اِنجیل کو سمجھنے اور اِس کی قدر کرنے کے لئے ہمیں نہ صرف خُدا کے کردار کے بارے میں بعض چیزوں کو سمجھنا ہو گا بلکہ اپنے کردار کے بارے میں بھی بعض باتیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کتابِ مقدس ہمارے بارے میں جو کچھ بیان کرتی ہے وہ محض خوش آئند یا خوش گوار نہیں، بلکہ درُست ہے۔

بنی نوع اِنسان اِخلاقی بگاڑ کا شکار ہے۔

گناہ میں گرنے سے پہلے اِنسان کی اصل حالت راست تھی، لیکن اِنسان کی موجودہ حالت مایوس کن ہے۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ اگرچہ بنی نوع اِنسان کو راست پیدا کیا گیا تھا (پیدایش ۱:۲۶، ۳۱)، لیکن تمام اِنسان روحانی موت میں گر گئے (افسیوں ۱:۲)۔ ہم فطرتاً، اخلاقی بگاڑ کا شکار، برائی کی طرف مائل، اور صادق خُدا کے مخالف ہیں۔

مَیں نے صِرف اتنا پایا کہ:
خُدا نے اِنسان کو راست بنایا،
پر اُنہوں نے بہت سی بندشیں تجویز کیں (واعظ ۷:۲۹)۔
دِل سب چیزوں سے زیادہ حِیلہ باز
اور لاعلاج ہے۔
اُس کو کون دریافت کر سکتا ہے؟ (یرمیاہ ۱۷:۹)۔

کیوں کہ بُرے خیال، خون ریزیاں، زِنا کاریاں، حرام کاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، بدگوئیاں دِل ہی سے نکلتی ہیں (متی ۱۹:۱۵)۔

اور ہم تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز
اور ہماری تمام راست بازی ناپاک لِباس کی مانند ہے؛
اور ہم سب پتے کی طرح کُملا جاتے ہیں،
اور ہماری بد کرداری آندھی کی مانند،
ہم کو اُڑا لے جاتی ہے (یسعیاہ ۶:۶۴)۔

اِس لئے کہ جسمانی نیت خُدا کی دُشمنی [نفرت] ہے، کیوں کہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے (رومیوں ۸:۷)۔

بائبل کی یہ آیات جو آپ نے ابھی پڑھی ہیں، آپ کو ناراض کر سکتی ہیں؛ تاہم، اِنسانیت پر یہ الزامات تاریخ کے ہر صفحے پر ثابت ہوئے ہیں۔ مزید بر آں، اگر آپ اپنی ذات کے ساتھ اِیمان دار ہیں، تو آپ تسلیم کریں گے کہ اِن آیات کی سچائی آپ کے خیالات، الفاظ اور اعمال سے بھی ثابت ہوتی ہے، جو مسلسل خُدا کی پاک شریعت میں مندرج دس احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں (خروج ۲۰:۱-۱۷؛ مزید دیکھیں متی ۵:۲۱-۴۸)۔

مجرم اور سزاوار

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمارا باطنی اخلاقی بگاڑ ہمیں ایک پاک، مُنصف، اور شفیق خُدا کے راست معیار کے خلاف کام کرنے کے لئے اُکساتا ہے۔ ہم سب، بغیر کسی مستثنیٰ کے فطرتاً اور اپنے اعمال کے باعث گناہ گار ہیں۔ ہم سب خُدا کے سامنے بغیر کسی عُذر کے مجرم ہیں۔

اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں (رومیوں ۳:۲۳)۔
کیوں کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو (۱-سلاطین ۸:۴۶)۔
چنانچہ لکھا ہے کہ
"کوئی راست باز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔
کوئی بھی سمجھ دار نہیں۔
کوئی خُدا کا طالب نہیں۔
سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے۔
کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں" (رومیوں ۳:۱۰-۱۲)۔

اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے اُن سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا مُنہ بند ہو جائے اور ساری دُنیا خُدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے (رومیوں ۳:۱۹)۔

اَے خُداوند! اگر تُو بدکاری کو حساب میں لائے
تو اَے خُداوند! کون قائم رہ سکے گا؟ (زبور ۱۳۰:۳)۔

آپ اپنا جائزہ لیں، خود کو پرکھیں۔ کیا آپ گناہ گار ہیں؟ درحقیقت، یہ ایک سوال نہیں کہ آپ سے کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں یا نہیں۔ اور نہ ہی محض اِس بات کو تسلیم کرنا ہے کہ آپ نے غلط کام کئے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کا دِل گناہ گار ہے اور خُدا کے پاس آپ کے قانون شکن ہونے کا ریکارڈ موجود ہے؟ بہانے مت بنائیں۔ دِکھاوا مت کریں کہ آپ بنیادی طور پر ایک اچھے اِنسان ہیں۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو یسوع کے پاس آپ کے لئے کچھ بھی نہیں، کیوں کہ وہ گناہ گاروں کے لئے آیا تھا۔ تاہم، اگر

آپ غمگین ہو کر اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہیں، تو یقین رکھیں کہ خُدا کی حکمت نے آپ کے بڑے مسائل کو قابلِ ذکر طریقے سے حل کر دِیا ہے۔

بہت بڑا المیہ

یہ جاننا ہمارے لئے باعثِ تسکین ہے کہ ہمارا خُدا پاک اور صادق ہے۔ اگر کائنات کا قادرِ مطلق حکمران بُرا ہوتا تو یہ بہت خوف ناک ہوتا۔ ایک مفکر کے لئے، خُدا کی مطلق بھلائی بھی پریشان کن ہے۔ اگر خُدا بھلا ہے تو وہ ہم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ کیا کرے گا جو ناراست ہیں؟ ایک بھلا اور راست خُدا اُن لوگوں کے ساتھ کیا کرے گا جو خود غرض، برائی کی طرف مائل اور نافرمان ہیں؟ اگر ساری زمین کا قاضی ہمارے ساتھ انصاف کی بنیاد پر ہماری عدالت کرتا ہے تو کیا وہ ہم سب کو مجرم نہ ٹھہراتا؟

یہ سوالات ہمیں تمام مذہبی اور فلسفیانہ المیوں میں سے سب سے بڑے المیے کی طرف لے جاتے ہیں: خُدا کیسے انصاف پسند ہو سکتا ہے، پھر بھی وہ اُن لوگوں کو معاف کر سکتا ہے جن کو انصاف کے ساتھ مجرم ٹھہرایا جاتا ہے؟ خُدا کیسے پاک ہو سکتا ہے، اور کیسے بُرے لوگوں سے دوستی کر سکتا ہے؟ جو شریر کو صادق اور جو صادق کو شریر ٹھہراتے ہیں خُداوند کو اُن دونوں سے نفرت ہے (امثال ۱۷:۱۵)۔ خُداوند ہمارے جیسے گناہ گاروں کو کیسے راست باز ٹھہر سکتا ہے اور مگر وہ پھر بھی عادِل رہتا (رومیوں ۳:۲۶)؟

خُدا کی جانب سے ہمارے المیے کا جواب

اگر خُدا اپنے انصاف کے مطابق عمل کرتا ہے، تو گناہ گار کو ضرور سزا ملنی چاہئے۔ اگر خُدا گناہ گار کو معاف کر دیتا ہے، تو وہ اپنے انصاف سے سمجھوتہ کرتا ہے۔ تمام المیوں میں سے سب سے بڑے المیے کا جواب صرف اِنجیل میں مل سکتا ہے۔ اِنصاف کے تحت ہی خُدا نے انسانیت کو مجرم ٹھہرایا اور اُس کے خلاف

ہمارے جرائم پر مکمل اطمینان کا مطالبہ کیا۔ اپنی عظیم محبت میں، خُدا نے بنی نوع اِنسان کے گناہوں کو برداشت کِیا، اور اُس نے وہ سزا برداشت کی جس کے ہم مستحق تھے، اور ہماری جگہ صلیب پر مر گیا۔ وہی خُدا جس کا انصاف ہمارے گناہوں کی تسکین کا تقاضا کرتا تھا، نے خود کو ہماری جگہ قربان کرنے کے لئے پیش کر دِیا۔ یہی وہ حقیقت ہے جو اِنجیل کو واقعی خوش خبری بناتی ہے!

یسوع مسیح، ہمارا عوضی (کفارہ)

بائبل کے مطابق، ہمارے لئے باپ کی محبت نے اُسے اپنے بیٹے کو ہمارے گناہوں کے لئے قربانی کے طور پر دینے کی ترغیب دی، اور ہمارے لئے بیٹے کی محبت نے اُسے رضاکارانہ طور پر خود کو پیش کرنے پر مجبور کیا۔

"کیوں کہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے" (یوحنا۳:۱۶)۔

"جو محبت خُدا کو ہم سے ہے وہ اِس سے ظاہر ہوئی کہ خُدا نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے تاکہ ہم اُس کے سبب سے زِندہ رہیں۔ محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا" (۱-یوحنا۴:۸-۱۰)۔

[یسوع نے کہا]، "اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے دے" (یوحنا۱۵:۱۳)۔

صلیب

صلیب پر خُدا کے بیٹے یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کے گناہ کے لئے خود کو بطورِ قربانی پیش کیا۔ زیادہ تر مورّخین صلیب کو اذیت دینے کا سب سے ظالم طریقہ کار سمجھتے ہیں جو بنی نوع اِنسان نے ہی کبھی وضع کیا تھا۔ یہ ظُلم دو اہم حقائق کی وضاحت کرنے کا کام کرتا ہے۔

اوّل، یہ خُدا کے ساتھ ہماری مخالفت کی اِنتہا کو ظاہر کرتا ہے۔ خُدا نے دُنیا سے اتنی محبت کی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا، اور دُنیا خُدا سے اِس قدر نفرت کرتی تھی کہ اُس نے اُس کے بیٹے کو بدترین اذیت اور موت کا نشانہ بنایا۔

دوم، یہ ظُلم خُدا کے خلاف ہمارے گناہ کی اِنتہا کو ظاہر کرتا ہے۔ خُدا کے خلاف ہمارے جرائم اِس قدر افسوسناک تھے اور ہمارے خلاف سزائیں اتنی سخت تھیں کہ اُن کی قیمت فقط خُدا کے بیٹے کی ناقابلِ بیان اذیت اور موت کے ذریعے سے ہی ادا کی جا سکتی تھی!

مسیح نے صلیب پر جو جسمانی مصائب اور موت برداشت کی وہ مطلقاً لازِم تھی۔ تاہم، ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس کے دُکھوں میں صرف بُرے لوگوں کے ظُلم سے کہیں زیادہ شامل تھا۔ صلیب پر مسیح نے خُدا کی عدالت کو برداشت کیا! خُدا کا انصاف ہمارے گناہوں کی تسکین کا مطالبہ کرتا تھا، اور اُس کا غضب ہمارے خلاف بھڑک اُٹھا۔ خُدا کے انصاف کو پورا کرنے اور اُس کے غضب کو موقوف کرنے کے لئے ضروری تھا کہ مسیح اُس عدالت کو برداشت کرے جس کے ہم مستحق تھے۔ اِس طرح، اُس نے ہمارے گناہوں کو برداشت کیا، ہماری جگہ لعنتی بنا، صلیب پر خُدا نے اُسے چھوڑ دِیا، اور اُس نے ہمارے خلاف خُدا کے غضب کا پورا پیالہ پیا۔

مسیح نے ہمارے گناہوں کا بوجھ برداشت کیا

صلیب پر ہمارے گناہوں کا موردِ الزام مسیح کو ٹھہرایا گیا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نے ہمارے گناہوں کو مسیح ہی کے گناہ سمجھا۔ نتیجتاً، مسیح کو خُدا کے تختِ عدالت کے سامنے مجرم قرار دِیا گیا اور اُسے بطورِ مجرم فریق سمجھا گیا۔

ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔

ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا،

پر خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی (یسعیاہ ۵۳:۶)۔

جو [خُدا] گناہ سے واقف نہ تھا اُسی [مسیح] کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں (۲-کرنتھیوں ۵:۲۱)۔

مسیح نے ہماری لعنت برداشت کی۔ خُدا کی نگاہ میں لعنتی بننے کا مطلب اُس کی ناراضگی اور مذمت کا نشانہ بننا ہے۔ ہم سب اپنے گناہوں کے باعث، خُدا کی لعنت کے نیچے تھے۔ ہمیں لعنت سے بچانے کے لئے مسیح ہمارے لئے لعنتی بن گیا اور اُس نے ہماری جگہ خُدا کی عدالت کو برداشت کیا۔ اُس نے ہمیں مخلصی دی، جس کا مطلب ہے کہ اُس نے الٰہی عدالت کو پورا کرنے کے لئے قیمت ادا کی تاکہ اُس پر ایمان لانے والے تمام لوگ لعنت سے آزاد ہو جائیں۔

کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہے (گلتیوں ۳: ۱۰)۔

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چُھڑایا، کیوں کہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے (گلتیوں ۳:۱۳)۔

مسیح کو خُدا نے ہماری جگہ [صلیب] پر چھوڑ دِیا تھا۔ ہمارے گناہ کے سب سے خوفناک نتائج میں سے ایک خدا سے لاتعلقی ہے–اُس کی حضوری اور شراکت سے دُور رہنا۔

بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خُدا کے درمیان جدائی کر دی ہے؛

اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے رُوپوش کِیا،

ایسا کہ وہ نہیں سُنتا (یسعیاہ ۵۹:۲)۔

ہمیں اِس طرح کی ابدی جدائی سے بچانے کے لئے مسیح نے کلوری پر ہمارے گناہوں کو برداشت کِیا اور ہماری جگہ خُدا نے اُسے چھوڑ دِیا۔

اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چِلاّ کر کہا ایلی۔ ایلی، لَما شبقتنی؟ یعنی اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دِیا؟ (متی ۲۷:۴۶)۔

مسیح نے ہمارے لئے خُدا کے غضب کو برداشت کِیا۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا، اِنسان سے اُس کی بے انتہا برائی کی وجہ سے ناراض ہے، حالانکہ یہ ایک غیر معروف سچائی ہے۔

زبور ۷:۱۱ میں کہا گیا ہے، "خُدا صادِق مُنصف ہے بلکہ ایسا خُدا جو ہر روز قہر کرتا ہے۔"

خُدا کا غضب بے قابو، غیر منطقی یا خود غرض جذبہ نہیں بلکہ اُس کی پاکیزگی، راست بازی اور ہر اچھی چیز سے محبت کا نتیجہ ہے۔ خُدا گناہ سے نفرت کرتا ہے اور اِسی لئے وہ گناہ کے خلاف خوف ناک اور اکثر شدید غضب کے ساتھ آتا ہے۔ اگر اِنسان خُدا کے غضب کا باعث ہے، تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے

خُدا کی حاکمیت کو چیلنج کرنے، اُس کی مرضی کے خلاف جانے اور اپنے آپ کو برائی کے حوالے کرنے کا انتخاب کِیا ہے۔ چونکہ تمام اِنسان گناہ کے باعث مجرم ہیں، لہٰذا وہ خُدا کے غضب کے مستحق ہیں۔ تاہم، محبت میں ہی مسیح نے خُدا کے غضب کا وہ پیالہ پیا جس کے ہم مستحق ہیں اور اُس نے ہر قطرے کو پیا یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر ختم ہو گیا اور یوں ہمارے خلاف خُدا کا انصاف مکمل طور پر پورا ہو گیا۔

چونکہ خُداوند اسرائیل کے خُدا نے مجھے فرمایا کہ غضب کی مَے کا یہ پیالہ میرے ہاتھ سے لے اور اُن سب قوموں کو جن کے پاس میں تجھے بھیجتا ہوں پلا (یرمیاہ ۲۵: ۱۵)۔

پھر ذرا آگے بڑھا اور مُنہ کے بل گر کر یوں دُعا کی "اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جیسا مَیں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تُو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔۔۔ پھر دوبارہ جا کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پیئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو (متی ۲۶: ۳۹، ۴۲)۔

تَو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں

اور ہمارے غموں کو برداشت کِیا؛

پر ہم نے اُسے خُدا کا مارا کُوٹا اور ستایا ہُوا سمجھا۔

حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کِیا گیا،

اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا،

ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی،

تا کہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں" (یسعیاہ ۵۳: ۴-۵)۔

مسیح ہماری جگہ مؤا۔ ہماری ناراستی کے خلاف خُدا کی عدالت کی سب سے بڑی دلیل جسمانی موت ہے۔یعنی رُوح کا جسم سے جُدا ہونا۔ آدم کے زمانے سے لے کر آج تک تمام بنی نوح انسان کو اِس خوفناک اور ناقابلِ تردید حقیقت کا سامنا ہے کہ وہ مر جائیں گے (رومیوں ۵:۱۲)۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ موت تخلیق کا اصل یا فطری حصہ نہیں تھی۔اِس کی بجائے یہ اِنسان پر اُن کے گناہ کی وجہ سے خُدا کی عدالت ہے۔ ہمیں موت کی طاقت سے بچانے کے لئے ضروری تھا کہ مسیح ہماری جگہ موت کے حوالے کیا جائے۔

"گناہ کی مزدوری موت ہے" (رومیوں ۶:۲۳)۔

پھر یسوع نے بڑی آواز سے پکار کر کہا اَے باپ! مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں اور یہ کہہ کر دَم دے دِیا(لوقا۲۳:۴۶)۔

اِس لئے کہ مسیح نے بھی یعنی راست باز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اُٹھایا تا کہ ہم کو خُدا کے پاس پہنچائے۔وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن رُوح کے اعتبار سے زِندہ کیا گیا(۱-پطرس ۳:۱۸)۔

مسیح محض ایک شہید کے طور پر نہیں مرا، بلکہ وہ گناہ گار انسانیت کے نجات دہندہ کے طور پر مؤا تھا۔ اپنی آخری سانس لینے سے پہلے، اُس نے اعلانیہ کہا، "تمام ہوا" (یوحنا۱۹:۳۰)۔ جب اُس نے یہ کہا تو اِس کا مطلب تھا کہ اُس نے اپنے دُکھوں اور موت کے ذریعے سے اُن کے (برگزیدوں) گناہوں کی پوری قیمت ادا کی جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ مسیح گناہ گاروں کے لئے مؤا؟ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو پھر آپ خُدا کے اُس کلام کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں جو جھوٹ نہیں بول سکتا؟ اگر آپ اِس پر یقین رکھتے ہیں تو پھر اِس

عظیم سچائی نے آپ کو کِس طرح متاثر کِیا ہے؟ کیا آپ مصلوب خُداوند سے لاتعلق رہتے ہیں؟ یا اس سے بھی بدتر آپ مسیح کی صلیب کو ایک شریر، غیر اخلاقی زندگی گزارنے کے بہانے کے طور پر استعمال کرتے ہیں؟ اگر مسیح کی موت واقعی آپ کے دل میں گھر کر گئی ہے، تو آپ مزید اب اپنے لئے زندہ نہیں رہ سکیں گے بلکہ باطنی طور پر اُس کے لئے جینے پر مجبور ہو جائیں گے جو آپ کے لئے مؤا اور دوبارہ جی اُٹھا۔ ایک بار جب خُدا صلیب میں اپنی حکمت اور طاقت کو دیکھنے کے لئے آپ کی آنکھیں کھولتا ہے تو آپ دوبارہ کبھی پہلے جیسے نہیں ہوں گے بلکہ جی اُٹھنے والے مسیح کی پیروی کریں گے۔

قیامت المسیح

یہ بائبل مقدس کی گواہی ہے کہ یسوع نہ صرف اپنے لوگوں کے گناہوں کے لئے مؤا بلکہ وہ اُن کے لئے تیسرے دِن مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا۔ یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہی مسیحیت کی بنیاد ہے۔ اگر مسیح مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا تو اِنجیل محض ایک اِفسانہ ہوتی اور ہمارا اِیمان بھی بے فائدہ ہوتا (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۱۴)۔ چونکہ مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ایک تاریخی حقیقت ہے، اِس لئے یہ ہر اُس چیز کی توثیق کرتا ہے جس کا اُس نے دعویٰ کرتا ہے جو اُس نے ہماری خاطر کی۔

<u>مسیح کی قیامت اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔</u> یوحنا ۲: ۱۸-۱۹ میں یہودیوں نے یسوع سے ایک نشان مانگا تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ اُس کے پاس خُدا کی ہیکل کو صاف کرنے کا اختیار ہے۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا، "اس مَقدس کو ڈھا دو تو مَیں اِسے تین دن میں کھڑا کر دوں گا۔" رومیوں ۱:۴ میں پولُس رسول لکھتا ہے کہ یسوع مسیح "پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا۔" اِس کا مطلب یہ نہیں کہ یسوع محض

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وقت بیٹا بنا، بلکہ یہ کہ مسیح کا جی اُٹھنا، باپ کی جانب سے توثیق کرتا ہے کہ یسوع خُدا کا ابدی بیٹا ہے۔

مسیح کا مُردوں میں جی اُٹھنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ خُدا نے مسیح کی موت کو ہمارے گناہوں کی پوری قیمت کے طور پر قبول کیا ہے۔ رومیوں ۴: ۲۵ کے مطابق مسیح ''ہمارے گناہوں کے لئے حوالے کر دِیا گیا اور ہم کو راست باز ٹھہرانے کے لئے جلایا گیا۔'' اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نے یسوع مسیح کو زندہ کِیا، کیوں کہ اُس کی موت نے خُدا کے انصاف کی تشفی کی، ایمان دار کی معافی اور خُدا کے سامنے کھڑے ہونے کا حق حاصل کِیا۔

مسیح یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا درحقیقت ایمان داروں کا مستقبل میں مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا ثبوت ہے۔ یوحنا ۱۱: ۲۵ میں یسوع مسیح نے فرمایا ''قیامت اور زِندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔'' اگر مسیح قبر میں رہتا تو یہ وعدہ کالعدم رہتا۔ روزِ قیامت اُس کا اختیار دراصل اُس کی اپنی قیامت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اُن تمام لوگوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ۱- کرنتھیوں ۶: ۱۴ میں پولُس رسول لکھتا ہے، ''اور خُدا نے خُداوند کو بھی جلایا اور ہم کو بھی اپنی قدرت سے جلائے گا۔''

مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ دُنیا کا ایک خُداوند اور ایک ہی منصف ہے۔ بائبل ہمیں سیکھاتی ہے کہ خُدا نے مسیح کو نہ صرف مُردوں میں سے زندہ کِیا بلکہ اُس نے اُسے تمام مخلوقات کا خُداوند اور منصف بھی مقرر کِیا۔ یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد، پطرس رسول نے اپنے پہلے واعظ میں یہودیوں میں یہ دعویٰ کِیا کہ ''پس

اسرائیل کا سارا گھرانا یقین جان لے کہ خُدا نے اُسی یسوع کو جسے تم نے مصلوب کِیا خُداوند بھی کِیا اور مسیح بھی" (اعمال ۲:۳۶)۔ پولُس رسول نے بھی اِس حقیقت کو بیان کِیا کہ:

اسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھُٹنا جھکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں (فلپیوں ۲:۹-۱۰)۔

پس خُدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں۔ کیوں کہ اُس نے ایک دِن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے" (اعمال ۱۷:۳۰۔۳۱)۔

مسیح کی قیامت کی خوش خبری ہمیں بتاتی ہے کہ مسیحیت محض قوانین کی فہرست یا فلسفہ حیات نہیں۔ اور نہ ہی یہ مباحثہ کرنے یا کسی عہدے پر فائز ہونے کے متعلق ہے۔ مسیحیت کا مرکز در حقیقت یسوع مسیح کی زندہ ذات ہے۔ خُداوند یسوع آج اپنے کلام، بائبل مقدس کے ذریعے سے ایمان داروں سے بات کرتا ہے اور اپنی قوت سے گناہ گاروں کو نجات بخشتا ہے۔ کیا آپ کی کبھی مسیح سے ملاقات ہوئی۔ کیا اُس نے آپ کو اپنی موت اور قیامت کے نجات بخش جلالی کام سے نجات بخشی ہے؟

مسیح کی کمالیت (نجات بخش کام کی تکمیل)

اپنی موت سے پہلے جب یسوع نے سِرکہ پیا تو کہا "تمام ہوا" (یوحنا ۱۹: ۳۰)۔ یہ مختصر بیان درحقیقت مسیح کی فتح کا اعلان تھا۔ اپنی موت کے ذریعے سے اُس نے اُن سب کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جو برگزیدوں کی نجات کے لئے لازِم تھا۔ ہمارے خلاف خُدا کے اِنصاف کے سب تقاضے مکمل ہو گئے اور

اُس کا غضب کی تشفی ہو گئی۔ اور اِس طرح خُدا خود بھی عادِل رہا اور اُس نے کمزور لوگوں کو بھی راست باز ٹھہرایا (رومیوں ۳:۲۶)۔ مسیح کی صلیب پر "شفقت اور راستی باہم مل گئی ہیں۔ صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کا بوسہ لیا" (زبور ۸۵:۱۰)۔ اب، مسیح کی ذات اور اُس کے کاموں پر اِیمان کے ذریعے سے معافی اور راستبازی سب کے لئے دستیاب ہے۔

پس جب ہم اِیمان سے راست باز ٹھہرے تو خُدا کے ساتھ اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے صلح رکھیں۔۔۔ پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔۔۔ اور جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں (رومیوں ۵:۱؛ ۸:۱،۴)۔

یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا (یوحنا ۱۴:۶)۔

کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں، کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں (اعمال ۴:۱۲)۔

خُدا ایک ہے اور خُدا اور اِنسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو اِنسان ہے (۱۔ تیمتھیس ۲:۵)۔

ہمارا ردِ عمل

گناہ گار اِنسانیت کی طرف سے خُدا کے کام پر غور کرنے کے بعد، اب ہمیں یہ پوچھنا چاہئے کہ ایسی عظیم نجات سے مستفید ہونے کے لئے ہمیں کیسے یا کیا ردِ عمل کرنا ہے، یا نجات پانے کے لئے ہمیں کیا

کرنا چاہیئے؟ بائبل مقدس تمام بنی نوع اِنسان سے دو چیزوں کا مطالبہ کرتی ہے (۱) اپنے گناہوں سے توبہ کریں، (۲) اور یسوع مسیح کی کامِل ذات اور اُس کے نجات بخش کام پر بھروسا کریں:

[یسوع مسیح نے کہا] ''وقت پورا ہو گیا ہے اور خُدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور خوش خبری پر اِیمان لاؤ'' (مرقُس ۱:۱۵)۔

[مقدس پولُس رسول] ''یہودیوں اور یونانیوں کے رُوبرو گواہی دیتا رہا کہ خُدا کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح پر اِیمان لانا چاہیئے'' (اعمال ۲۰:۲۱)۔

توبہ

توبہ خُدا کی جانب سے بخشش (اعمال ۱۱:۱۸) اور گناہ گار کے دِل میں روح القدس کے وسیلے سے ایک ایسی تبدیلی ہے جس کے نتیجے میں اُس کا ذہن تبدیل ہو جاتا ہے (۱- تھسلنیکیوں ۱:۵، ۹)۔ یہ حقیقت اُس وقت تک سطحی معلوم ہو سکتی ہے جب تک کہ ہم سمجھ نہ لیں کہ ہمارا دِل در حقیقت ہمارے ذہن، اِرادے اور جذبات کے اختیار کا مرکز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے روّیوں اور طرزِ عمل میں حقیقی تبدیلی سے ذہن کی تبدیلی ہمیشہ حقیقی ثابت ہو گی۔

توبہ کی ایک حیرت انگیز مثال ترسُس کے ساؤل کی زندگی میں ملتی ہے، جسے بعد میں پولُس رسول کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اپنی لاعلمی اور بے اعتقادی میں، اُس نے سوچا کہ یسوع ناصری ایک ملحد اور دغاباز کے سوا کچھ نہیں تھا اور جو اُس کی پیروی کرتے ہیں وہ خُدا کے دشمن اور موت کے مستحق ہیں (اعمال ۹:۱-۲؛ ۱- تیمُتھیُس ۱:۱۳)۔ تاہم، دمشق جاتے ہوئے ساؤل کا جی اُٹھنے والے مسیح سے دوبارہ سامنا ہوا (اعمال ۹:۳-۸) اور اُس نے دریافت کِیا کہ وہ مسیح کے بارے میں غلط تھا۔ اُس نے سوچا کہ یسوع ایک ملحد ہے، کیونکہ لوگ اُسے ابنِ خُدا، موعودہ مسیح اور دُنیا کا نجات دہندہ کہتے تھے۔ اُس کا خیال تھا کہ راست

بازی محض شریعت کی فرماں برداری کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے، مگر بعد میں اُس نے جانا کہ درحقیقت اُس کی اپنی ذات میں کچھ اچھا نہیں (رومیوں ۷:۱۸) اور نجات خُدا کی بخشش ہے (اِفسیوں ۲:۸-۹)۔ اُس نے سوچا کہ یسوع کے شاگرد اسرائیل کے دُشمن ہیں اور زندہ رہنے کے قابل نہیں (اعمال ۸:۱)، مگر بعد میں اُسے معلوم ہوا کہ وہ حقیقی اسرائیل کو ستا رہا ہے (گلتیوں ۶:۱۶)، اور زندہ خُدا کے فرزندوں کو قتل کر رہا ہے (رومیوں ۸:۱۴-۱۵)۔

مسیح یسوع کے ساتھ ایک ہی ملاقات کے ذریعے سے ترسُس کا ساؤل، جو فریسیوں کا فخر اور خود ساختہ راست باز فریسی تھا، غلط ثابت ہوا۔ اُس نے توبہ کی اور فوراً یہودی عبادت خانوں میں مسیح کی منادی کرنا شروع کر دی کہ "وہ خُدا کا بیٹا ہے" (اعمال ۹:۱۸-۲۲)۔ یہ خبر یہودیہ کی تمام کلیسیاؤں میں پھیل گئی کہ "جو ہم کو پہلے ستاتا تھا وہ اب اُسی دین کی خوش خبری دیتا ہے جسے پہلے تباہ کرتا تھا" (گلتیوں ۱:۲۲-۲۳)۔ پولُس کی سوچ کی تبدیلی باقی سب چیزوں میں تبدیلی کا باعث بنی!

<u>ہماری سوچ میں تبدیلی:</u> توبہ میں ذہن کی تبدیلی شامل ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جو کچھ خُدا فرماتا ہے وہی سچ ہے اور ہم غلط ہیں۔

کیوں کہ مَیں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں
اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔
مَیں نے فقط تیرا ہی گناہ کِیا ہے
اور وہ کام کِیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے
تاکہ تو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے
اور اپنی عدالت میں بے عیب رہے (زبور ۵۱:۳-۴)۔

اور مَیں نے خُداوند اپنے خُدا سے دُعا کی اور اقرار کِیا اور کہا کہ اے عظیم اور مہیب خُدا تُو اپنے فرماں بردار محبت رکھنے والوں کے لئے اپنے عہد ورحم کو قائم رکھتا ہے، ہم نے گناہ کیا۔ ہم برگشتہ ہوئے۔ ہم نے شرارت کی۔ ہم نے بغاوت کی بلکہ ہم نے تیرے احکام و آئین کو ترک کیا ہے (دانی ایل ۹:۴۔۵)۔

ہمارے جذبات میں تبدیلیاں: اپنے گناہوں اور خطاؤں کی حقیقی شناخت حقیقی غم، شرمندگی اور یہاں تک کہ اُس کے لئے بھی نفرت کا باعث بنے گی جس میں ہم مبتلا اور جو ہم نے کِیا ہے۔ ہم شرمندگی اور پچھتاوے کے گہرے احساس کے ساتھ اُس گناہ سے نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے ہم کبھی محبت کرتے تھے۔

اور وہاں تم اپنی روِش اور اپنے سب کاموں کو جن سے تم ناپاک ہوئے ہو یاد کرو گے اور تم اِن تمام بدی کے سبب سے جو تم نے کی ہے اپنی ہی نظر میں گھنونے ہو گے" (حزقی ایل ۲۰:۴۳)۔

کیوں کہ پِھرنے کے بعد مَیں نے توبہ کی اور تربیت پانے کے بعد مَیں نے اپنی ران پر ہاتھ مارا۔ مَیں شرمندہ بلکہ پریشان خاطر ہوا، اِس لئے مَیں نے اپنی جوانی کی ملامت اُٹھائی تھی (یرمیاہ ۳۱:۱۹)۔

اور جو مَیں کرتا ہوں اُس کو نہیں جانتا، کیوں کہ جس کا مَیں ارادہ کرتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے وہی کرتا ہوں۔ ہائے مَیں کیسا کم بخت آدمی ہوں! اِس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟ (رومیوں ۷:۱۵، ۲۴)۔

اب مَیں اِس لئے خوش نہیں ہوں کہ تم کو غم ہوا بلکہ تمہارے غم کا انجام توبہ ہوا، کیوں کہ تمہارا غم خُدا پرستی کا تھا تاکہ تم کو ہماری طرف سے کسی طرح کا نقصان نہ ہو (۲۔کرنتھیوں ۷:۹)۔

شکستہ رُوح خُدا کی قربانی ہے،

اے خُدا تُو شکستہ اور خستہ دِل کو حقیر نہ جانے گا (زبور ۱۷:۵۱)۔

<u>ہمارے اعمال میں تبدیلیاں</u>: مختلف انداز میں سوچنے کا ہمارا دعویٰ اور گناہ کے خلاف ہمارے جذبات اپنے آپ میں حقیقی توبہ کا واضح ثبوت نہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ ہماری اپنی مرضی میں تبدیلی بھی آئے گی اور یہی توبہ درُست اعمال پیدا کرتی ہے- خاص طور پر گناہ سے کنارہ کشی اور فرماں برداری میں خُدا کی طرف رجوع کرنا۔

پس توبہ کے موافق پھل لاو (متی ۸:۳)۔

توبہ کریں اور خُدا کی طرف رجوع لا کر توبہ کے موافق کام کریں (اعمال ۲۶:۲۰)۔

اس لئے کہ وہ آپ ہمارا ذکر کرتے ہیں کہ تمہارے پاس ہمارا آنا کیسا ہوا اور تم بُتوں سے پھر کر خُدا کی طرف رجوع ہوئے تا کہ زندہ اور حقیقی خُدا کی بندگی کرو، اور اُس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے (۱-تھسلُنیکیوں ۱:۹-۱۰)۔

شخصی پرکھ: کیا آپ توبہ کر رہے ہیں؟

ہم نے سیکھا کہ نجات کے لئے لازم ہے کہ ہم توبہ کریں۔ اب جس سوال کا جواب دینا باقی ہے وہ ایک شخصی سوال ہے: کیا آپ نے توبہ کر لی ہے؟ کیا آپ توبہ کر رہے ہیں؟ مندرجہ ذیل تحقیقی سوالات آپ کو اِس بات کا تعین کرنے میں مدد کریں گے کہ کیا حقیقی توبہ آپ کی زندگی میں ایک حقیقت ہے۔

- کیا آپ اب خُدا کے بارے میں مختلف سوچ رکھتے ہیں؟ کیا آپ اپنی بجائے خُدا کو کو تمام چیزوں کا مرکز تصور کرتے ہیں؟ کیا آپ خُدا کو نظر انداز کرنے پر افسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ نے اُس [خُدا] کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا شروع کر دِیا ہے؟ کیا آپ اُسے تلاش کرنا اور اُسے جاننا چاہتے ہیں؟
- کیا اب آپ گناہ کے بارے میں مختلف سوچتے ہیں؟ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ گناہ خُدا کے نزدیک ایک ناپاک اور خوف ناک جُرم ہے؟ کیا آپ اپنے گناہ پر ندامت اور شرمندگی محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ گناہ کی سزا اور غلامی دونوں سے آزاد ہونے کی خواہش رکھتے ہیں؟ کیا آپ اپنے گناہ کا اعتراف کرنے اور رحم کے لئے خُدا کی طرف رجوع کے لئے پُر عزم ہیں؟
- کیا اب آپ نجات کی راہ کے بارے میں مختلف سوچتے ہیں؟ کیا آپ اِس بات سے پوری طرح متفق ہیں کہ آپ اپنی قابلیت سے خُدا کی طرف واپس نہیں لوٹ سکتے، بلکہ مسیح کی کامِل ذات اور کام کے ذریعے سے؟ کیا آپ اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کے بہترین اعمال خُدا کے سامنے ناپاک لباس کی مانند ہیں، کیا آپ نے اپنی راست بازی کی تمام اُمیدوں کو ردّ کر دِیا ہے؟

اگر آپ اِن سوالات کی تصدیق کرنے کے قابل ہیں، اور اگر یہ چیزیں آپ کی زِندگی میں بڑھتی ہوئی حقیقتیں ہیں، تو یہ اِس بات کا اشارہ ہے کہ خُدا آپ کے دِل میں کام کر رہا ہے، سچائی کو دیکھنے کے لئے وہ آپ کے ذہن کو منور کر رہا ہے اور آپ کو نجات کی جانب توبہ کی توفیق بخش رہا ہے۔

اگر آپ اِن سوالات کی تصدیق کرنے سے قاصر ہیں لیکن نجات چاہتے ہیں تو خُدا کو اُس کے کلام اور اپنی دُعا میں تلاش کرنا جاری رکھیں۔ بائبل کی اِن آیات پر دوبارہ غور کریں جن کا ہم نے مطالعہ کِیا ہے اور اِن کی روشنی میں اپنی زِندگی کو پرکھیں۔ خُدا کو پکارنا اور اُسے کلامِ مقدس سے تلاش کرنا تب تک جاری رکھیں جب تک وہ آپ کے دِل میں کوئی تبدیلی نہ پیدا کرے۔

ایمان

ہماری زِندگی میں توبہ کے ساتھ نجات بخش اِیمان آتا ہے۔ اِیمان خُدا کے وجود پر یقین سے زیادہ ہے؛ اِس میں اُس کے کردار، اُس کے کلام کی صداقت پر بھروسا، اعتماد اور اِنحصار بھی شامل ہے۔ بائبل فرماتی ہے "تواِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خَیر۔ اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی اِیمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں" (یعقوب ۲: ۱۹)۔ حقیقی اِیمان دار محض خُدا پر اِیمان ہی نہیں رکھتے بلکہ وہ اُس کے کلام پر بھروسا کرنے کے ساتھ اُس پر اِنحصار بھی کرتے ہیں۔

<u>ایمان کی تعریف</u>: بائبل مقدس کے مطابق ایمان کی اصطلاح "امید کی ہوئی چیزوں کا اِعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے" (عبرانیوں ۱۱: ۱)۔ یہ آیت ہماری توجہ ایک بہت اہم سوال کی جانب مبذول کرواتی ہے: ایک شخص کس طرح اِس بات کا یقین دِلا سکتا ہے کہ وہ جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اور جسے اُس نے کبھی دیکھا ہی نہیں وہ حقیقت میں موجود ہے؟

اِس سوال کا جواب خُدا کے کردار، بائبل کی صداقت اور رُوح القدس کی خدمت میں پایا جاتا ہے۔ ہم گناہ کی معافی، خُدا کے ساتھ ملاپ اور ابدی زندگی کی اُمید کے بارے میں یقین کر سکتے ہیں، کیونکہ خُدا نے بائبل میں اِن چیزوں کا وعدہ کیا ہے (طِطُس ۱: ۲-۳) اور خُدا کا پاک روح یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ وعدے سچے ہیں (یوحنا ۱۶: ۱۳؛ رومیوں ۸: ۱۴-۱۶؛ گلتیوں ۴: ۶؛ ۱-یوحنا ۲: ۲۰، ۲۷)۔

<u>اِیمان پر مرتکز</u>: نجات بخش ایمان خاص طور پر اِس اعتماد پر مشتمل ہے کہ مسیح ہمارا نجات دہندہ ہے اور صرف خُدا کے ساتھ ہماری راست بازی ہے۔ حقیقی توبہ کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہم نہ صرف گناہ سے کنارہ کشی کرتے ہیں بلکہ خُدا کے سامنے درُست مقام کے حصول کے لئے اپنی خوبیوں، نیکیوں اور اعمال پر بھروسا کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ ہم سمجھ جاتے ہیں کہ ہماری ساری شخصی

راست بازی اور نیک اعمال ناپاک لباس کی مانند ہیں (یسعیاہ ۶:۶۴)، اور ہم اِنہیں نجات کے ذریعہ کے طور پر سختی سے مسترد کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہمارا خُدا سے ملاپ ہونا ہے، تو یہ ملاپ ہمارے نیک اعمال کے باعث نہیں بلکہ یسوع مسیح کے ذریعے سے اُس کے عظیم کام کے نتیجے میں ہو گا۔ ہم بائبل مقدس کی درج ذیل آیات سے بلا امتیاز اتفاق کرتے ہیں۔

تو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راست باز ٹھہرتا ہے خود بھی مسیح پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر اِیمان لانے سے راست باز ٹھہریں نہ کہ شریعت کہ اعمال سے۔ کیوں کہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راست باز نہ ٹھہرے گا (گلیتوں ۲:۱۶)۔

کام کرنے والے کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ حق سمجھی جاتی ہے، مگر جو شخص کام نہیں کرتا بے دین کے راست باز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اُس کا ایمان اُس کے لئے راست بازی گنا جاتا ہے (رومیوں ۴:۴۔۵)۔

کیوں کہ تم کو اِیمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے، اور نہ اعمال کہ سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے (افسیوں ۲:۸۔۹)۔

ایمان کی مثال: ابرہام کی زِندگی سے بائبل مقدس ہمیں حقیقی ایمان کی ایک حیرت انگیز مثال فراہم کرتی ہے۔ جب ابرہام اور اُس کی بیوی سارہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے تو خُدا نے اُس سے بیٹے کا وعدہ کِیا۔ اِس وعدے کے جواب میں بائبل بیان کرتی ہے کہ "ابرہام کو کامِل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کِیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر قادِر ہے" (رومیوں ۴:۲۱)۔ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راست بازی گنا گیا" (رومیوں ۴:۳)۔

اِنجیل کے حوالے سے حقیقی ایمان میں اُن باتوں پر یقین اور بھروسا شامل ہے جو خُدا نے اپنے بارے میں، ہمارے بابت اور یسوع مسیح کی زِندگی، موت اور جی اُٹھنے کے ذریعے سے نجات کے کام کے بارے میں ظاہر کئے ہیں۔ ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اِس بات کا مکمل یقین ہو کہ خُدا نے یسوع مسیح کے وسیلے سے جو وعدہ کیا ہے، وہ اُس کی تکمیل کے لئے واقعی تیار اور قابل ہے۔ مندرج ذیل بائبل کی آیات خُدا کے وعدے کی ایک اچھی نمائندگی ہیں۔

کیوں کہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے (یوحنا۳:۱۶)۔

لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر اِیمان لاتے ہیں (یوحنا۱:۱۲)۔

[یسوع نے کہا] ”جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زِندگی میں داخل ہو گیا ہے“ (یوحنا۵:۲۴)۔

شخصی پرکھ: کیا آپ اِیمان رکھتے ہیں؟

نجات پانے کے لئے لازِم ہے کہ ہم یسوع مسیح پر اِیمان لائیں۔ اب جس سوال کا جواب دینا باقی ہے وہ شخصی جواب ہے: کیا آپ مسیح پر ایمان لائے ہیں؟ کیا آپ یسوع مسیح کی ذات اور اُس کے کاموں پر ایمان رکھتے، اُس پر بھروسا کرتے اور اُسی پر اِنحصار کرتے ہیں؟ درج ذیل تحقیقی سوالات آپ کو یہ تعین کرنے میں مدد کریں گے کہ آیا آپ کی زِندگی میں حقیقی اِیمان ایک حقیقت ہے؟

- کیا آپ کو یقین ہے کہ نجات یسوع مسیح کے علاوہ کسی اَور نام میں نہیں پائی جاتی؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ دیگر تمام نام نہاد نبیوں اور نجات دہندوں کے دعوے جھوٹے ہیں؟ کیا آپ کو صرف ایک شخص - یسوع ناصری کی قوت اور اُس کی وفاداری پر اپنی ابدی زندگی کی بہبود پر بھروسا ہے؟
- کیا آپ کو یقین ہے کہ نجات آپ کی اپنی خوبی یا قابلیت کا نتیجہ نہیں؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کے سب سے زیادہ نیک اعمال بھی خُدا کے سامنے ناپاک لباس کی مانند ہیں؟ کیا آپ کو یقین ہے کہ اپنے اعمال سے نجات حاصل کرنا مکمل طور پر مایوس کُن ہے؟
- کیا آپ ابنِ خُدا پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں کہ وہ آپ کو آپ کے گناہوں سے نجات دِلا سکتا ہے؟ کیا آپ اُس پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ آپ کو بائبل سے سچائی سکھائے، اپنے خون سے آپ کے گناہوں کو معاف کرے، اور اپنے پاک رُوح کے ذریعے سے آپ کے دِل کو تبدیل کرے؟

اگر آپ اِن سوالات کی تصدیق کرنے کے قابل ہیں، تو یہ اِس بات کا اشارہ ہے کہ خُدا آپ کے دِل میں کام کر رہا ہے، آپ کے ذہن کو سچائی دیکھنے کے لئے منور کر رہا ہے اور یہ کہ آپ نجات پر یقین رکھتے ہیں۔ اگر آپ اِن سوالات کی تصدیق کرنے سے قاصر ہیں لیکن نجات چاہتے ہیں تو خُدا کو اُس کے کلام (بائبل) اور دُعا کے ذریعے سے تلاش کرنا جاری رکھیں۔ ہم نے جن وعدوں کا مطالعہ کِیا ہے اُن پر نظر ثانی کریں اور اُن کی روشنی میں اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔ اپنی بے اعتقادی پر قابو پانے اور اپنی نجات کے لئے خُدا سے فریاد کرتے رہیں۔ بائبل وعدہ کرتی ہے، ''جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا'' (رومیوں ۱۰:۱۳)۔ اُس کے کلام میں اُس کی تلاش جاری رکھیں جب تک کہ خُدا کا روح آپ کو یقین نہ دِلا دے کہ آپ خُدا کے فرزند ہیں۔

روح خود ہماری روح کے ساتھ مِل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں (رومیوں ۸:۱۶)۔

چونکہ تم بیٹے ہو اِس لئے خُدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دِلوں میں بھیجا جو ابّا یعنی اَے باپ! کہہ کر پکارتا ہے (گلتیوں ۴:۶)۔

نجات کا تیقن

یسوع مسیح نے متنبہ کِیا کہ ہر وہ شخص جو مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا یہاں تک کہ جو اُسے خُداوند خُداوند کہتا ہے وہ بھی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا (متی ۷:۲۱)۔ روزِ عدالت بہت سے لوگ یہ جان کر خوف زدہ ہوں گے کہ اُنہیں دھوکا دِیا گیا اور یہ کہ مسیح اُن سے واقفیت نہیں رکھتا (متی ۷: ۲۳)۔ یہ پریشان کُن حقیقت ہمیں ایک بہت اہم سوال کی طرف لے جاتی ہے: ہم یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ ہم واقعی اِیمان لے آئے ہیں اور یہ کہ ہمارے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے؟

یسوع مسیح کے سچے شاگرد اپنے پھلوں سے پہچانے جاتے ہیں (متی ۷: ۱۶، ۱۹)۔ دوسرے لفظوں میں، حقیقی ایمان کے قابلِ مشاہدہ ثبوت موجود ہیں۔ نیک اعمال کے نتیجے میں نجات نہیں بلکہ آپ کے نیک اعمال نجات کا ثبوت ہیں۔ یعقوب رسول اپنے خط میں بیان کرتا ہے ”تو اپنا اِیمان بغیر اعمال کے تو مجھے دِکھا اور مَیں اپنا اِیمان اعمال سے تجھے دِکھاؤں گا۔۔۔ اِیمان بغیر اعمال کے مُردہ ہے“ (یعقوب ۲:۱۸،۲۶)۔

نجات روح القدس کے ذریعے سے دِل میں خُدا کے ایک مافوق الفطرت، نئی پیدائش کے کام کا نتیجہ ہے۔ اِسی وجہ سے پولُس رسول لکھتا ہے کہ ”اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں“ (۲۔ کرنتھیوں ۵:۱۷)۔ اگر ہم واقعی مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں، تو ہم واقعی ہی ایسی نئی مخلوق بن جاتے ہیں جو نئی خواہشات کے ساتھ خُدا کو جاننے اور اُس کی خوشنودی چاہتا ہے۔

اور یوں ہم ایک ایسی زندگی گزارنا شروع کر دیں گے جو ہم میں خُدا کے نجات کے کام کو تیزی سے ظاہر کرتی ہے۔

اِس کا مطلب یہ نہیں کہ نجات اِیمان اور اعمال سے حاصل ہوتی ہے یا یہ کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اُس سے ہمیں خود کو بچانا لازم ہے۔ اِس کا سادہ سا مطلب نئے سرے سے پیدا ہونا ہے (یوحنا ۳:۳، ۵) اور ہماری زندگیوں میں خُدا کا جاری کام (افسیوں ۲:۱۰؛ فلپیوں ۱:۶؛ ۲:۱۳) اِس بات کو یقینی بنائے گا کہ ہم خُدا کے فرزند ہونے کے شواہد کی عکاسی کرتے ہیں۔ بطورِ مسیحی ہم گناہ کے ساتھ بڑی جدوجہد کریں گے، اور ہم کچھ وقت کے لئے سنگین گناہ میں گر بھی سکتے ہیں۔ تاہم، اگر ہم واقعی نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں، تو ہم اپنی پہلی سی حالت میں نہیں رہیں گے، بلکہ ہم توبہ کریں گے اور مسیح کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ یہ یقینی ہے کیونکہ خُدا جس نے ہم میں نیک کام شروع کئے وہ اِسے پورا کرے گا (فلپیوں ۱:۶)۔

تبدل کے ثبوت

بائبل مقدس ہمیں سیکھاتی ہے کہ مسیحیوں کو اپنے آپ کو آزمانا اور جانچنا چاہئے کہ آیا وہ اپنے اِیمان پر قائم ہیں یا نہیں (۲-کرنتھیوں ۱۳:۵)۔ تاہم، اِس طرح کی آزمائش کے درُست ہونے کے لئے، ہمارے پاس ایک حقیقی معیار ہونا ضروری ہے۔ خود کو اپنی یا دوسروں کی رائے کے مطابق جانچنا یا پرکھنا عقل مندی نہیں۔ خُدا کا کلام ہمارے اِیمان کی صداقت کو جانچنے کا واحد مناسب معیار ہے تاکہ ہماری نجات کے یقین میں اضافہ ہو سکے۔ بائبل مقدس میں یوحنا رسول کا پہلا خط خاص طور پر اِس مقصد کے لئے لکھا گیا۔ یوحنا رسول لکھتا ہے کہ ”مَیں نے تم کو جو خُدا کے بیٹے کے نام پر اِیمان لائے ہو یہ باتیں اِس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زِندگی رکھتے ہو“ (۱-یوحنا ۵:۱۳)۔

سب سے پہلے یوحنا نے کئی خصوصیات بیان کی ہیں جو ہر سچے مسیحی کی زندگی میں کسی حد تک پائی جائیں گی۔ اور یہ خصوصیات اِس حد تک ہماری زندگیوں میں ظاہر ہوتی ہیں کہ ہمیں یقین ہو جائے گا کہ ہم واقعی مسیح کو جان چکے ہیں اور اُس کی قدرت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ حقیقی تبدل کی علامتوں کا خلاصہ مندرجہ ذیل بیانات میں کیا گیا ہے۔ بہتر ہو گا کہ اِن کی روشنی میں ہم احتیاط اور دُعا کے ساتھ اپنے آپ کو جانچیں۔

- مسیحی نور میں چلتے ہیں (۱-یوحنا ۱: ۵-۷)۔ مسیحیوں کا کردار اور رویّہ آہستہ آہستہ اور بتدریج خُدا کی مرضی کے مطابق ہوتا جاتا ہے جیسا کہ اُس نے بائبل میں ہم پر ظاہر کِیا ہے۔
- مسیحی اپنی زندگی میں موجود گناہ کے بارے میں حساس ہوتے ہیں اور وہ اقرار کرتے ہیں (۱-یوحنا ۱: ۸-۱۰)۔ مسیحی گناہ سے محفوظ نہیں لیکن وہ گناہ سے نفرت کرتے اور اِس کے خلاف جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی زندگیاں توبہ، اقرار اور بتدریج فتح سے عبارت ہوتی ہیں۔
- مسیحی خُدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں (۱-یوحنا ۲: ۳-۴)۔ مسیحی راست بازی کے کام کرتے ہیں (۱-یوحنا ۲: ۲۹؛ ۳: ۷، ۱۰) اور اپنے آپ کو ایک طرزِ زندگی کے طور پر گناہ کے حوالے نہیں کرتے (۱-یوحنا ۳: ۴، ۶، ۹-۸)۔ مسیحیوں کی زندگیاں خُدا کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں اور خُدا کے معیار سے اِنحراف کی صورت میں وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتے اور توبہ کرتے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ مسیح خُدا کے احکام کی کامِل فرماں برداری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تاہم اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خُدا کے احکام کی قدردانی اور فرماں برداری بتدریج نئے انداز سے کرتے ہیں۔

- مسیحی، یسوع مسیح کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں (۱-یوحنا ۲:۶)۔ سچے شاگردوں کا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے اُستاد کی مانند ہوں (متی ۱۰:۲۵)۔ وہ ہر چیز میں مسیح کی تقلید کرنے کی خواہش کرتے ہیں (۱-کرنتھیوں ۱۱:۱؛ اِفسیوں ۵:۱)۔ نتیجہ کے طور پر وہ برگشتہ دُنیا کی پیروی میں بتدریج غیر دلچسپی رکھتے ہیں۔
- مسیحی ایک دوسرے سے محبت کرتے، آپس میں رفاقت رکھتے اور عملی کاموں میں بھی ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں (۱-یوحنا ۲:۹-۱۱)۔ یہ نجات کے بڑے ثبوتوں میں سے ایک ہے (متی ۲۵:۳۴-۴۰؛ ۱-یوحنا ۳:۱۴-۱۸)۔
- مسیحی، دُنیا کے لئے اپنی نفرت اور اِنکار میں بڑھتے ہیں (۱-یوحنا ۲:۱۵-۱۷)۔ "دنیا" سے مراد اِس موجودہ زوال پذیر دَور کے تصورات، رویّے اور اعمال ہیں جو خُدا کی ذات اور مرضی کے متصادم اور مخالف ہیں۔
- مسیحی، اُس اِیمان کی تعلیمات اور عمل کو جاری رکھتے ہیں جو مسیح اور اُس کے رسولوں کے ذریعے سے ہمیشہ کے لئے کلیسیا کے حوالے کئے گئے (۱-یوحنا ۲:۱۹؛ قضاۃ ۳)۔ مسیحی خُدا سے تعلیم پاتے ہیں (یرمیاہ ۳۱:۳۴؛ یوحنا ۶:۴۵) اور اِس لئے وہ ہر ایک جھوٹی تعلیم کے جھوکے سے موجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پھریں گے (اِفسیوں ۴:۱۴)۔
- مسیحی، اپنے آپ کو پاک رکھتے ہیں (۱-یوحنا ۳:۳)۔ وہ ایسی پاکیزگی میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو اخلاقی پاکیزگی ہے (۲-کرنتھیوں ۷:۱؛ ۱-تیمُتھیُس ۴:۷؛ ۱-پطرس ۱:۱۵-۱۶)۔ اور یوں وہ نہ صرف بدی سے دُور رہتے بلکہ خُدا کے بھی قریب رہتے اور نیکی کو تھامے رکھتے ہیں۔
- مسیحی اِیمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ یسوع ہی مسیح، اِبنِ خُدا اور دُنیا کا نجات دہندہ ہے (۱-یوحنا ۲:۲۲-۲۳؛ ۴:۲، ۱۳-۱۵)۔ مسیحیوں کی نجات کی بڑی اور واحد اُمید فقط مسیح کی ذات اور اُس کا نجات بخش کام

ہے۔ وہ ابدی زِندگی کی گواہی پر یقین رکھتے ہیں جو خُدا نے اُنہیں اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلے سے دی ہے (۱-یوحنا۵:۱۰-۱۲)۔

- مسیحی، خُدا کے محبت بھرے اور پدرانہ ضابطہ کے تابع ہیں (عبرانیوں ۱۲:۵-۱۱)۔ خُدا اپنے فرزندوں کو ناپختگی اور نافرمانی میں رہنے کی اجازت نہیں دے گا، بلکہ اُن کی تربیت کرے گا تاکہ وہ اُس کی پاکیزگی میں شریک ہوں اور راست بازی کا پھل ظاہر کریں۔ یہ حقیقی تبدل کی بڑی علامات یا خصوصیات میں سے ایک ہے۔

نجات کے فوائد

اگرچہ ہم ایک کتابچے میں نجات کے تمام فوائد کو صحیح طریقے سے بیان نہیں کر سکتے، لیکن اِن میں سے چند ایک کا جائزہ لینا ہمارے لئے مفید ہو گا

اوّل، ایک مسیحی نئے سِرے سے پیدا ہوتا ہے۔ بائبل مقدس ہمیں سیکھاتی ہے کہ تمام لوگ روحانی طور پر مُردہ پیدا ہوئے، اِس لئے وہ محبت اور فرماں برداری میں خُدا کو جواب دینے کے لئے تیار نہیں (رومیوں ۸:۷؛ اِفسیوں ۲:۱)۔ تاہم، جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں، اُنہیں نئے سِرے سے پیدا کِیا گیا (طِطُس ۳:۵)، یا روحانی طور پر زِندہ کِیا گیا (اِفسیوں ۲:۵)، تاکہ وہ نئی زندگی میں چل سکیں (رومیوں ۶:۴)۔ اِیمان دار ایک نئے دِل کے ساتھ نئی مخلوق ہے جو خُدا میں خوش رہتے اور فقط اُسے خوش کرنا چاہتے ہیں (حزقی ایل ۳۶:۲۶-۲۷؛ ۲-کرنتھیوں ۵:۱۷؛ ۱-یوحنا۵:۳)۔ ”نئے سِرے سے پیدا ہونے“ کے فقرے کا یہی حقیقی معنی ہے (یوحنا۳:۳؛ مزید دیکھیں یوحنا۳:۵؛ ۱-یوحنا۵:۱)۔ ہم نے محض اپنی سوچوں کو ہی تبدیل نہیں کیا بلکہ خُدا نے ہماری سرشت کو بھی بدل دِیا ہے!

دوم، مسیحی، خُدا کے سامنے راست باز ٹھہرائے گئے ہیں (رومیوں ۵:۱)۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم نہ صرف اپنے ماضی، حال اور مستقبل کے تمام گناہوں سے معافی حاصل کر لیتے ہیں بلکہ یہ بھی کہ مسیح کی کامل راست زندگی ہم سے منسوب و محسوب ہو جاتی ہے۔ اگرچہ، ہم اب بھی گناہ اور بار بار ناکامیوں کے ساتھ جدوجہد کریں گے، لیکن خُدا نے ہمیں قانونی طور پر راست باز ٹھہرایا ہے، اور وہ ہمارے ساتھ اِسی طرح کا رویّہ رکھتا ہے (رومیوں ۸:۳۳-۳۴؛ ۲-کرنتھیوں ۵:۲۱)۔

سوم، مسیحی لے پالک ہیں۔ خُدا تمام اِنسانیت کا خالق، حاکم، اور منصف ہے۔ لیکن ہم جو اُس پر اِیمان لائے ہیں اُن کے لئے وہ باپ بھی ہے (گلتیوں ۴:۵؛ اِفسیوں ۱:۵)۔ مسیح پر اِیمان کے ذریعے سے ہم خُدا کے خاندان میں شامل ہو گئے ہیں اور ہم اُس کے بیٹے کے ہر ایک استحقاق سے لُطف اندوز ہوتے ہیں (یوحنا ۱:۱۲)۔ اگرچہ یہ حقیقت ہمیں حیرت انگیز لگتی ہے، لیکن خُدا ہم سے ویسے ہی محبت کرتا ہے جیسے اپنے بیٹے سے (یوحنا ۱۷:۲۳)، اور اُس نے ہمیں اپنا پاک روح دِیا جو خُدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے (رومیوں ۸:۱۵؛ اِفسیوں ۱:۱۳-۱۴)۔

چہارم، مسیحیوں کے اندر پاک رُوح سکونت بستا ہے۔ ہم اِس دُنیا میں اکیلے نہیں، بلکہ مسیح نے ہمارا مددگار روح القدس ہمارے لئے بھیجا جو ہمارے اندر اور ہمارے ساتھ رہتا ہے (یوحنا ۱۴:۱۶-۱۷)۔ روح القدس مسیح کی گواہی دیتا، اُس کی تعلیم دیتا، ہماری رہنمائی اور مدد کرتا، ہمیں ہمارے گناہوں کے بارے میں قائل کرتا اور خُدا کی ضمانت کی تکمیل کے طور پر کام کرتا جو آسمان پر ایمان داروں کی منتظر ہے۔ (یوحنا ۱۴:۱۶؛ ۱۵:۲۶؛ ۱۶:۷-۸؛ رومیوں ۸:۱۴؛ ۲-کرنتھیوں ۱:۲۲؛ ۵:۵؛ اِفسیوں ۱:۱۴؛ ۱-یوحنا ۲:۲۷)۔ روح القدس کی شخصیت کے ذریعے سے، یسوع مسیح اب بھی ہمارا عمانوئیل ہے، جس کا مطلب ہے ”خُدا ہمارے ساتھ ہے“ (یسعیاہ ۷:۱۴؛ متی ۱:۲۳)۔

پنجم، مسیحی ابدی زِندگی کے وارث ہیں۔ یہ سمجھنا لازِم ہے کہ ہم ابدی زندگی کے وارث اُس وقت ہوئے جب ہم یسوع مسیح پر اِیمان لائے (یوحنا ۵: ۲۴)۔ ابدی زندگی درحقیقت زندگی کی معیاد سے بڑھ کر ہے (نہ ختم ہونے والی زندگی)؛ یہ زندگی کا ایک معیار بھی ہے (خُدا کے ساتھ رفاقت میں)۔ یسوع نے فرمایا "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدائِ واحد اور برحق اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷: ۳)۔

ششم، مسیحی خُدا کی کاریگری ہیں۔ خُدا کی طرف سے ہمیں راست باز ٹھہرائے جانے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ ہماری تقدیس کرتا ہے۔یعنی وہ ہماری زندگیوں میں ہمیں پاک بنانے کے لئے کام کرتا ہے۔ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا ہماری زندگیوں میں ہر چیز کی رہنمائی کر رہا ہے، یہاں تک کہ اپنی تنبیہ و تادیب بھی، تاکہ ہم مسیح کی شبیہ کے مطابق بنیں اور وہ نیک اعمال کریں جو ہمارے لئے پہلے سے تیار کئے گئے (رومیوں ۸: ۲۸-۲۹؛ افسیوں ۲: ۱۰؛ عبرانیوں ۱۲: ۵-۱۱)۔ یہ جاننا کتنے اعزاز کی بات ہے کہ خُدا ہماری تبدیلی کے لئے اَنتھک کام کرے گا۔ پولُس رسول اپنے خط میں لکھتے ہیں "جس ے تم میں نیک کام شروع کِیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پورا کر دے گا" (فلپیوں ۱: ۶)۔

آخر میں، مسیحی جلال پائیں گے۔ ہماری سب سے بڑی اور یقینی اُمید یہ ہے کہ چونکہ مسیح جی اُٹھا ہے، ہم بھی اپنی جسمانی موت کے بعد جی اُٹھیں گے اور مسیح کی دوسری آمد پر جلال پائیں گے (رومیوں ۸: ۱۱، ۱۷، ۲۹-۳۰)۔ ہمارے فانی بدن مسیح کے جلالی بدن کے مطابق تبدیل ہو جائیں گے اور ہم گناہ، موت اور بگاڑ کے تابع نہیں ہوں گے (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۵۳-۵۴؛ فلپیوں ۳: ۲۰-۲۱؛ ۱-تھسلُنیکیوں ۴: ۱۶-۱۷)۔ ہم نئے آسمان اور نئی زمین پر ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے جہاں صرف راست بازی کا بسیرا ہے (یوحنا ۱۴: ۲؛ ۱-تھسلُنیکیوں ۴: ۱۷؛ ۲-پطرس ۳: ۱۳؛ مکاشفہ ۲۱: ۱-۴، ۲۲-۲۷)۔

پھر ہم کیسے جئیں؟

بائبل ہمیں ایسے طریقے سے زِندگی بسر کرنے کے لئے بلاتی ہے جو ہمارے بلاوے کے لائق ہو (اِفسیوں ۴:۱)، مسیح کے ہم شکل ہوتے ہوئے آگے بڑھیں (رومیوں ۸:۲۹)، اور اُن نیک اعمال کے مطابق چلیں جو خُدا نے پہلے سے ہمارے لئے تیار کئے ہیں (اِفسیوں ۲:۱۰)۔ خُدا کی رحمتوں کو یاد کرتے ہوئے ہمیں اپنی زندگیاں خُدا کے سامنے ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرنی چاہیئں جو زندہ اور پاک اور خُدا کو پسندیدہ ہو (رومیوں ۱۲:۱-۲)۔ اِس بڑی تلاش میں ہماری مدد کرنے کے لئے درج ذیل عملی رہنما اُصول بائبل سے لئے گئے ہیں۔

بائبل کا مطالعہ کریں

ہمیں اُن تمام چیزوں کے بارے میں جو اُس نے مسیح میں ہمارے لئے کی ہیں، اور اپنی زندگیوں کے لئے اُس کی مرضی کے بارے میں اپنے علم اور خُدا کی معرفت میں نشوونما پائی چاہیے۔ ہمیں اپنے اِیمان میں مضبوط ہونا چاہیئے، اپنی فرماں برداری میں حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے، اور خُدا کی شبیہ کے مطابق خود کو ڈھالنا چاہیئے۔ ایسا صرف بائبل کا مطالعہ کرنے، آیات کو ذہن نشین کرنے اور اُس کی فرماں برداری کرنے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے الہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند ہے (۲- تیمُتھیُس ۳:۱۵-۱۷)۔ اِس لئے، ہمیں حق کے کلام کو جاننے اور اِن کا اطلاق اپنی زندگی پر کرنے کے لئے مستعد ہونا چاہیئے (۲- تیمُتھیُس ۲:۱۵)۔ یسوع نے کہا "آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُدا کے منہ سے نکلتی ہے" (متی ۴:۴)۔

دُعا میں مشغول رہیں

بائبل کے ذریعے سے خُدا ہم سے بات کرتا ہے اور ہم دُعا کے وسیلے خُدا سے بات کرتے ہیں۔ ہم بذاتِ خود کچھ نہیں کر سکتے (یوحنا ۱۵: ۴-۵)، لیکن ہم مسیح کی قوت پر اِنحصار کر کے اور دُعا میں اپنی ضروریات سے آگاہ کر کے اپنی زندگی میں پھل لا سکتے ہیں (یوحنا ۱۵: ۷-۸)۔ بائبل دُعا کی ضرورت، دُعا کے فائدے، اور دُعا کو اِیمان داروں کے لئے برکت کے وعدوں سے متعلق تعلیمات سے بھرپور ہے (متی ۷: ۷-۱۱؛ لوقا ۱۱: ۱-۱۳؛ یعقوب ۴: ۲)۔ اِن وجوہات کی بناء پر ہمیں دُعا میں مشغول رہنا چاہئے اور کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہئے (لوقا ۱۸: ۱؛ کُلسیوں ۴: ۲)۔

دُعا، درحقیقت خُدا کے ساتھ رابطہ قائم کرنا اور اُس سے گفتگو کرنا ہے۔ اِس میں عبادت، حمد اور شکرگزاری شامل ہے؛ اور اِس میں اِلتماس کی جاتی ہے کہ ہماری زندگیوں، ہمارے خاندانوں، ہماری کلیسیاؤں اور اِس دُنیا پر خُدا کی مرضی پوری ہو؛ ہم اِلتجا کرتے ہیں کہ خُدا اپنی حکمت کے مطابق ہماری ضروریات کو پورا کرے؛ اور دُعا میں ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے اور خود پر قابو پانے کے لئے روحانی قوت کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ دُعا سیکھنے کے لئے سب سے بہترین طریقوں میں سے ایک بائبل میں بیان کی گئی دُعاؤں کا مطالعہ کرنا ہے۔ دُعا مانگنے کا سب سے مددگار نمونہ متی ۶: ۹-۱۳ میں پایا جاتا ہے۔

مسیح کے ساتھ، بپتسمے کے ذریعے سے عوامی شناخت

ہم صرف اِیمان سے نجات پاتے ہیں، لیکن مسیح اِیمان داروں کو حکم دیتا ہے کہ وہ بپتسمے کے ذریعے سے عوامی طور پر اُس کے اور اُس کے لوگوں کے ساتھ شناخت قائم کریں (متی ۲۸: ۱۸-۲۰؛ اعمال ۸: ۳۶-۳۷)۔

بائبلی کلیسیا کے ساتھ رفاقت

یہ خُدا کی مرضی ہے کہ تمام سچے اِیمان دار اپنے آپ کو ہم خیال اِیمان داروں کی ایک جماعت کے ساتھ متحد کریں (عبرانیوں ۱۰:۲۳-۲۵)۔ بائبلی کلیسیا کی بعض خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- بائبل کی لاخطائیت اور کفایت کا عہد۔
- بائبل کے حقائق کی پرکھ اور اِس کی منادی کرنے اور تعلیم دینے کا جذبہ۔
- راسخ العقیدہ، تثلیثی مسیحیت کے ساتھ وفاداری، جیسا کہ اِصلاحِ کلیسیا سے پیدا ہونے والے ایمان کے قدیم اقرارالایمان میں پایا جاتا ہے۔
- خُدا کے بارے میں اعلیٰ نظریہ اور اِنسان کے گناہ اور اُس کی ضرورت کی پہچان۔
- یہ یقین کہ مسیح اور اُس کی اِنجیل مسیحی اِیمان میں مرکزی اور نمایاں ہے۔
- توبہ، ایمان اور پاکیزگی کی طرف لے جانے والے تبدل کی بائبلی تفہیم۔
- تفریح یا جذباتیت کے برعکس، خُدا کے خوف میں رہتے ہوئے بائبلی عبادت کے لئے خود کو وقف کرنا۔
- کلیسیائی قیادت اُن مردوں پر مشتمل ہے جو پاک، عاجز، اور تعلیم دینے کے قابل ہیں، جو اپنی زندگیاں ایمان داروں کے لئے یعنی اُن کی دیکھ بھال میں قربان کرتے ہیں اور اُن پر پاسبانی ضابطہ کا اطلاق کرتے ہیں۔
- بائبلی صِلاح کاری اور کلیسیائی ضابطہ کا عہد۔
- مسیح کی مانند پاکیزگی اور محبت کا حقیقی تعاقب جس میں اپنی خامیوں پر شکستگی اور دیگر وفادار کلیسیاؤں پر اپنے آپ کو بلند کرنے سے انکار شامل ہے۔
- بشارت اور مشن کے لئے ایک حقیقی اور قابلِ مشاہدہ عہد۔
- خُدا پر اِنحصار جس کا اِظہار پُر خلوص دعاؤں کے لئے باقاعدہ کلیسیائی مجالس سے کِیا جاتا ہے۔

تقدیس میں ترقی

بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ تقدیس (پاکیزگی میں ہماری شخصی ترقی، یا مسیح کی مانند) خُدا کی مرضی ہے (۱-تھسلُنیکیوں ۳:۴؛ عبرانیوں ۱۲:۱۴؛ ۱-پطرس ۱:۱۴-۱۶)۔ اپنی زِندگیوں میں اِسے حقیقت بنانے کے لئے لازِم ہے کہ ہم بائبل کا مطالعہ کریں، دُعا کریں، وفادار اِیمان داروں کے ساتھ رفاقت رکھیں اور اِس دُنیا کی گناہ گار چیزوں سے پرہیز کرنے کے ذریعے سے خُدا کی پیروی کریں تاکہ یہ چیزیں ہمیں گناہ آلودہ نہ کریں (۲-کرنتھیوں ۶:۱۴، ۷:۱)۔

مقامی کلیسیا میں خدمت

بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ ہر اِیمان دار شاہی کاہنوں کا فرقہ ہے (۱-پطرس ۲:۹)۔ ہم میں سے ہر ایک کو روحانی نعمتیں (صلاحیتیں) دی گئی ہیں جو مقامی کلیسیا کی تعمیر کے لئے استعمال کی جاتی ہیں (رومیوں ۱۲:۸-۴؛ ۱-کرنتھیوں ۱۲:۴-۷)۔ ہمیں محض بائبلی کلیسیا میں شامل نہیں ہونا چاہئے؛ بلکہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کے مطابق کلیسیا میں خدمت کرنی چاہئے۔ کلیسیا میں خدمت محض پاسبانوں اور کلیسیائی بزرگوں تک محدود نہیں۔ پاسبانوں کو کلیسیا کے تمام اراکین کو خدمت کے کام کے لئے تیار کرنا ہے (اِفسیوں ۴:۱۱-۱۲)۔

بشارت اور عالمگیر مشن میں خدمت

یہ خُدا کی مرضی ہے کہ یسوع مسیح کی اِنجیل سب قوموں اور تمام روئے زمین پر موجود ہر شخص کو سنائی جائے (مرقُس ۱۶:۱۵؛ لوقا ۲۴:۴۷)۔ مسیح کے حکم کو ارشادِ اعظم کہا گیا ہے (متی ۲۸:۱۸-۲۰)، اور ہر مسیحی کو اپنی نعمتوں کے مطابق اِس کام کے لئے پُر عزم ہونا چاہئے۔ اِس میں اُن مسیحیوں کی دیکھ بھال بھی شامل ہے

جو اِیمان کے لئے ستائے جاتے ہیں، اور اُن ضرورت مندوں کی بھی مدد کرنا اور اُن میں خیرات کے کام کرنا جو بے ایمان ہیں (متی ۲۵:۳۱-۴۶؛ گلتیوں ۶:۱۰؛ عبرانیوں ۱۳:۳، ۱۶؛ یعقوب ۱:۲۷)۔

آپ کے لئے ہماری اُمید اور دُعا

خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔

۱- تھسلُنیکیوں ۵:۲۳

پاؤل واشر قارئین کو یسوع مسیح کی خوشخبری کا ایک جامع، بائبلی جائزہ پیش کرتے ہوئے قدم بہ قدم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ کلامِ مقدس اقتباس در اقتباس کے بعد، واشر خدا کی پاک کردار، انسان کے گناہ کا مسئلہ، اور اُس الٰہی حل کو واضح کرتا ہے جو یسوع مسیح کی نجات بخش زندگی، اُس کی موت، اور اُس کے جی اُٹھنے میں اُن سب کے لیے پایا جاتا ہے جو توبہ کرتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر آپ انجیل کے بنیادی دعوؤں کو جاننا چاہتے ہیں، یا کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو مسیح کی سچائیوں کی جستجو میں ہے، تو دُنیا کی سب سے عظیم خبر پر مشتمل یہ مختصر مگر جامع تحریر آپ ہی کے لیے ہے۔

”انجیل سے بڑھ کر کوئی چیز خوبصورت نہیں یعنی وہ خوشخبری کہ خدا یسوع مسیح کے وسیلہ سے گنہگاروں کو نجات دیتا ہے۔ اور جھوٹی انجیل سے بڑھ کر کوئی چیز ہلاکت خیز نہیں۔ کلامِ خدا کو مسلسل پیشِ نظر رکھتے ہوئے، پاؤل واشر ہمیں قدم بہ قدم اِس سچائی تک لے جاتا ہے کہ خدا کون ہے، ہم کون ہیں، اور ہم کس طرح اب اور ہمیشہ کے لیے خدا کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ یہ کتابچہ گنہگار کے لیے شفابخش دوا اور مقدسوں کے لیے روحانی غذا ہے“۔

ڈاکٹر جوئل آر۔ بیکی : چانسلر، پیوریٹن ریفارمڈ تھیالوجیکل سیمنری

گرینڈ ریپڈز، مشیگن، یو ایس اے

پاؤل واشر نے دس برس تک پیرو میں مشنری کے طور پر خدمت انجام دی۔ اِسی عرصے میں اُنہوں نے پیرو میں کلیسیائی رہنماؤں کی معاونت کے لیے ہارٹ کرائی مشنری سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ اس وقت سے پاؤل واشر ہارٹ کرائی مشنری سوسائٹی (HeartCry Missionary Society) کے ساتھ ایک خدمت گزار کے طور پر وابستہ ہے (www.heartcrymissionary.com)۔

وہ اور اُن کی اہلیہ Charo چار بچوں کے والدین ہیں: جن کے نام Ian, Evan, Rowan, and Bronwyn. ہیں۔

Reformation Heritage Books

UCRT
URDU CENTER FOR REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی